بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ رماہ ہجرت۔ آج ۱/۲ ۹ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صبح کے وقت انتڑیوں میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل دوپہر کو حاجی محمد اسمٰعیل صاحب صدر محلہ دار البرکات نے اپنے لڑکے فضل الرحمٰن صاحب غازی کے ولیمہ کی دعوت دی۔

کل بعد نماز عصر طلباء جامعہ احمدیہ نے مولوی فاضل کا امتحان دینے والے اور درجہ رابعہ کے رفقاء کو ناشتہ کی دعوت دی۔ اور زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ایڈریس پڑھا۔ صدر صاحب نے نوجوانوں کو برعایت وقت ضروری نصائح کیں۔

جلد ۳۲ | ۱۹ رماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۹ رمئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۶

روزنامہ الفضل قادیان ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

دورِ مصلح موعود کے اثرات مخالفین پر

جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ ہر پہلو سے جماعت احمدیہ میں تو غیر معمولی بیداری۔ خدمت دین کا جوش اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی و ایثار کا جذبہ روز افزوں ہے ہی۔ مخالفین میں بھی عجیب سی ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ ان مخالفین میں جو سلسلہ کے دیرینہ معاند ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی ساری عمر احمدیت کی مخالفت میں صرف کر دی ہیں۔

مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا اعلان کرنے کے لئے جب سب سے پہلا جلسہ ہوشیار پور میں منعقد کیا گیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ تو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان سے بھی ایک قافلہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی امارت میں گیا۔ اسمیں شریک ہونے والوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص ہدایات جاری فرمائی تھیں۔ ان ہدایات پر حضرت میر صاحب مرحوم نے جس خوبی اور عمدگی سے عمل کرایا۔ اسکی پوری کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا خدا تعالیٰ کے انوار کی بارش برس رہی ہے خشیۃ اللہ سے قلوب پگھل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فرشتے کامیابی و کامرانی کے گیت گاتے ہوئے دلوں میں سکینت نازل کر رہے ہیں۔

یہ حالات جب الفاظ کے لباس میں بذریعہ "الفضل" پیش کئے گئے۔ اور اصل کیفیت کے مقابلہ میں بہت کم حالت پیش کر سکے۔ تو انہیں پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث (۱۰ مارچ ۴۴ء) میں لکھا:-

"قادیان سے ایک بوگی کاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور راستہ میں پلیٹ فارموں پر ڈنڈ (؟) دیگر نمازیں ادا کی گئیں تہجد کی نمازیں بھی پڑھی گئیں تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے جلسہ میں شریک ہوئے۔ قادیانی قافلہ کے سفر کا حال پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا صحابہ کرام کی فوج مکہ مکرمہ فتح کرنے جا رہی ہے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے مخالف کے قلم سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ان مجاہدین حضرت مصلح موعود کے لئے نیک فال ہیں۔ جنہیں دنیا میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈا گاڑنے اور اشاعت اسلام کیلئے ہر قربانی پیش کرنے کا حکم مل چکا ہے۔ کیونکہ دنیا کی اس وقت وہی حالت ہے۔ جو اسوقت مکہ کی تھی۔ جب صحابہ کرام کی فوج اسے فتح کرنے کے لئے گئی تھی۔

اس سلسلہ میں دوسری مثال اخبار "فضل" سہارنپور سے پیش کی جاتی ہے۔ جسے "مجلس احرار اسلام ہند کا واحد ترجمان" ہونیکا دعویٰ ہے۔ اس نے اپنے ۷ اپریل کے پرچہ میں "مرزا محمود کا دورہ" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں اول تو مختلف مقامات میں جماعت احمدیہ کے جلسوں اور ان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریروں کے متعلق اپنی بے چینی اور پریشانی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "مرزا محمود اور ان کے حواری ہی جان سکتے ہیں کہ ان کے دلوں کے اندر کیا ہے"۔ پھر مجمع احرار میں پھیلے ہوئے خوف و ہراس کا ذکر یوں کیا ہے۔ کہ "احباب نے مجھے بھی اس بارے میں بہت کچھ باتیں لکھی ہیں۔ لیکن میں اس شہر نوردی سے اس قدر پریشان نہیں ہوں۔ کہ میں اس پر چراغ پا ہو کر خواہ مخواہ اپنے مخالف کے لئے ہی سہولتیں بہم پہنچاؤں"۔ اور آخر میں احرار کو یہ تلقین کی ہے کہ: "ہمارے دوستوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"۔

احرار کی یہ پریشانی بتاتی ہے کہ حضرت مصلح موعود کو خدا تعالیٰ نے ابتدا میں ہی کس قدر رعب اور شوکت عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس ارادہ سے اٹھے۔ کہ احمدیت کا دنیا سے خاتمہ کر دینگے۔ وہ ابھی سے کانپنے لگ گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں صحابۂ مسیح موعود کو روحانی غذا حاصل کرنے کے جو مواقع میسر آتے تھے۔ ان میں سے ایک اہم موقعہ حضور علیہ السلام کی بعد نماز مغرب مسجد مبارک کی مجالس ہوا کرتی تھیں

اس زمانہ کے اخبارات میں ان ایمان پرور مجلسوں کا ذکر دربار شام کے عنوان سے موجود ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ابتدائی ایام خلافت سے لیکر کافی لمبے زمانہ تک اس طرح احباب کی روحانی تربیت فرماتے رہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے کثرت مشاغل اور کمزوری صحت کے باعث اس میں ایک قسم کا تعطل واقع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جب حضور پر یہ انکشاف فرمایا کہ جس مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ وہ آپ ہی ہیں۔ اور جماعت کی ترقیات کے وعدے آپ سے وابستہ ہیں۔ تو حضور نے علاوہ اور امور کے اس سنت مسیح موعودؑ کا بھی احیاء فرمایا۔ اور مسجد مبارک میں روزانہ بعد نماز مغرب تشریف رکھنے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے یہ طریق جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے ملفوظات مرتب کرنے کیلئے مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل مقرر ہیں۔ اور وہ نہایت محنت سے اس خدمت کو سر انجام دے رہے ہیں۔ چند دنوں سے میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ان ملفوظات کے علاوہ اس روحانی مجلس کی دوسری ایمان پرور کیفیات کا بھی تذکرہ ہونا چاہیئے۔ تا دور دراز مقامات پر تشریف رکھنے والے احباب کچھ نہ کچھ اس لذت سے بھی بہرہ اندوز ہو سکیں۔ جو اس مجلس میں شامل ہونے والوں کو نصیب ہوتی ہے اور جب بھی انہیں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

اس روحانی مجلس میں پہونچنے کا موقعہ ملے۔ وہ اس کے لئے کوشش کریں۔ اللہ کی توفیق سے ارادہ ہے۔ کہ اول تو ہر روز ورنہ دوسرے تیسرے دن مختصر کیفیت عرض کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

۱۴ ہجرت (مئی) ۱۳۲۳ھش بعد نماز مغرب

آج بھی حسب معمول احباب جماعت جن میں معمر نوجوان اور بوڑھے ہر محلہ سے مسجد مبارک میں نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے پہونچے۔ نماز اور تسبیح و تحمید کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور چند بزرگ لکڑی کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ عبد الاحد صاحب افغان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند فارسی اشعار سنانے کے بعد پشتو کی ایک نظم پڑھی۔ ایک دوست عبد الحمید صاحب حوالدار نے عورتوں کی تربیت کے ذرائع کے متعلق سوال کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مفصل تقریر فرمائی۔ نیز قرآن مجید۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نیز دوسری عمدہ کتابیں پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر نے حدیث نبوی کا یتمثل بی الشیطان کی شرح کے متعلق استفسار کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رویت نبوی کے تین درجے بیان فرمائے۔

عطاء الرحمن صاحب درد نے احمدی بادشاہ کے اپنے ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنے کے متعلق سوال پوچھا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ وہ نمائندہ ہوگا اپنے ملک کے لوگوں کا اور جن کا نمائندہ ہوگا۔ ان کے دیئے ہوئے اختیارات سے تجاوز نہیں کرسکتا۔

اس موقعہ پر مولوی قمر الدین صاحب کے چھوٹے بچے رشید الدین نے درخواست کی۔ میں چند آیات سنانا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا۔ کہ اگر آپ حفظ کرتے ہیں۔ تو ہم اس کی قدر کرتے ہوئے سن لیں گے ورنہ یوں تو ہر بچہ کچھ نہ کچھ قرآن مجید پڑھتا ہے۔ اور اس طرح مشکل ہو جائیگی بچے نے عرض کیا۔ میں حفظ کرتا ہوں حضور نے اجازت فرمائی۔ اس نے سورۃ بیّنہ پڑھ کر سنائی۔ ملک عطاء الرحمن صاحب واقف زندگی نے تذکرہ سے الہام سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللّٰھم صل علیٰ محمد و آل محمد پیش کیا۔ جس سے حضور کی اس تحریک کی تائید ہوتی ہے۔ جو حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمائی ہے۔ کہ احباب تسبیح اور درود پر خاص طور پر زور دیں۔ آج کی مجلس کے آخری حصہ میں محمد ابراہیم صاحب عاجز نے پنجابی میں اور مولوی محمود احمد صاحب خلیل نے اردو میں نظمیں سنائیں فصیح احمد طالب علم مدرسہ احمدیہ نے نہائت خوش الحانی سے کلام محمود سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم ؎

ملت احمد کے ہمدردوں میں غمخواروں میں ہوں
بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

سنائی۔ حاضرین پر رقت کا عالم تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بہت مضطرب ہو گئے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تذکرہ سے ایک کشف و الہام پیش کر کے کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر سے مراد مصلح موعود ہے۔ حضور نے اپنی توجہ کے دوسری طرف ہونے کے باعث سرسری جواب دیا۔ اور جلد نماز عشاء کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور بڑے درد کے ساتھ حضور نے اور ساری جماعت نے دعا کی۔

۱۵ ہجرت (مئی) ۱۳۲۳ھش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسند پر تشریف رکھنے کے بعد شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے معززین کو تبلیغ کا طریق دریافت کیا۔ حضور نے تفصیل سے تبلیغ میں ہر شخص کے خیالات کو مد نظر رکھنے کا ذکر فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا۔ کہ اسلام کے متعلق فلسفہ والوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب میں ایک کتاب ہونی چاہیئے۔ حضور نے اختصار سے فلسفیوں کے غلط نظریات کا ذکر فرمایا۔ رفیع الزمان صاحب کراچی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مغل اور فارسی الاصل ہونے کے بارے میں سوال کیا۔ جس کا جواب حضور نے وضاحت سے ارشاد فرمایا۔ عبد الحمید صاحب حوالدار کلرک اور ابراہیم صاحب عاجز نے اردو نظمیں سنائیں۔ بعض احباب کے کہنے پر کہ نظموں میں وزن ملحوظ نہیں۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا وزن نہ سہی مگر ایسی نظمیں نبض کا حکم رکھتی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ خیالات کی رو کدھر جا رہی ہے۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنی ایک تبلیغی نظم سنائی۔ اس موقعہ پر حضور نے صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے کل کے حوالہ کے متعلق فرمایا۔ کہ میں گذشتہ روز بوجہ رقت اس پر غور نہیں کرسکا۔ وہ ضرور قابل غور حوالہ ہے۔ لیکن ہے سبز لباس دکھائے جانے کے باعث ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی سبز اوراق والے اشتہار پر شائع کی ہو۔ اس پر احباب میں رنگوں کے متعلق تذکرہ شروع ہو گیا۔ چوہدری عبد الاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے عرض کیا۔ کہ سبز رنگ روحانیت کے کمال پر دلالت کرتا ہے۔

ایک دوست نے ریا سے بچنے کا علاج دریافت کیا۔ حضور نے ریا و کبر وغیرہ کا باعث عدم ایمان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ دل میں ایمان کا پیدا ہونا ہی ان سب کا علاج ہے۔ بعض جھوٹے مدعیوں کا ذکر مجلس میں ہوا۔ اور ان کے مختلف حالات بیان کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور تبصرہ فرمایا۔ کہ "سچے کی تو گداگری بھی بادشاہت سے بہتر ہوتی ہے۔"

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے نکاح کا اعلان

قادیان ۱۸ ہجرت۔ کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی بشریٰ بیگم صاحبہ کا نکاح میاں علی صاحب ایم۔ آر ابن جناب پروفیسر عبد القادر صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اور نہائت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جناب پروفیسر صاحب سیدہ سارہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی طرف سے ولی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خود تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں نیز سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے ؛

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو یاد دہانی

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کی اختتامی تقریر میں دیگر نصائح کے ساتھ یہ تحریک بھی فرمائی تھی۔ کہ ایک تحریک میں ابھی کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس کا تعلق جماعت کے غربا کے ساتھ ہے۔ میں گذشتہ دو سال سے غربا کے لئے غلہ جمع کرنے کی تحریک کرتا چلا آرہا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس تحریک کی اس سال بھی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں تھی۔ اگر جماعتیں اپنے اوپر یہ فرض قرار دے لیں۔ کہ ہر ساٹھ من پر وہ ایک من غلہ غربا کے لئے دے دیا کریں گی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ایک ایسا ٹیکس ہے جس سے دو ہزار من غلہ آسانی سے جمع ہو سکتا ہے۔

امید ہے آپ نے یہ تحریک اپنی اپنی جماعتوں تک پہنچا دی ہوگی۔ حضور کی تقریر کا متعلقہ حصہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۴۴ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے غلہ غربا قادیان کے لئے وعدے جلد بھجوائیں۔

عبد الرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری

بعض سوالات کے جوابات

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱) سورج اور چاند گرہن ۱۸۹۴ئہ رمضان

افریقہ سے ایک عزیز لکھتے ہیں۔ کہ ان گرہنوں کا ثبوت غیر جانبدارانہ چاہیئے۔ کہ واقعی اس سال چاند و سورج گرہن رمضان میں واقع ہوا۔ یہ اس لئے کہ یہاں جو شامی تاجر ہمارے زیر تبلیغ ہیں۔ وہ سرے سے ہی ان گرہنوں کا انکار کرتے ہیں۔ پس آپ کسی غیر احمدی کا لکھا ہوا اقرار یا حوالہ دیں تاکہ ہم اُن کو دکھا سکیں۔

جواب یہ ہے۔ کہ پہلی کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم کی ہے جس کا نام "الذکر الحکیم نمبر ۶ عرف کانا دجال" ہے۔ اس کے صفحہ ۱۳۰۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴ پر ۱۳۱۱ئہ و ۱۳۱۲ئہ ہجری کے رمضان کے گرہنوں کا ذکر مفصل موجود ہے۔ اور یہ ایک اشد ترین دشمن کی کتاب ہے۔

(۲) دوسری کتاب کا نام ہے "دوسری شہادت آسمانی"۔ اس کے سرورق پر ہی لکھا ہے۔ کہ ۱۳۱۲ھ کے گہنوں کا اجتماع امام مہدی کی علامت نہیں ہے۔ اور کتاب کے اندر صفحہ ۱۲ پر اور صفحہ ۲۲ پر ۱۸۹۴ئہ اور ۱۸۹۵ئہ کے رمضانوں کے گہنوں کو تسلیم کر کے ان پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب مولوی سید ابو احمد رحمانی نے دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوائی ہے ۱۳۴۳ھ میں۔

میرے خیال میں یہ کتابیں سہل الحصول ہیں۔ اور قادیان کی لائبریری میں بھی موجود ہیں۔

(۳) کیا حضرت مسیح موعود فارسی الاصل تھے یا حضرت سلمان فارسی کی اولاد تھے ......؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً خدا کی طرف سے معلوم ہوا تھا۔ کہ حضور فارسی الاصل ہیں۔ مگر حضرت سلمان کی اولاد ہونے کا ذکر میں نے کبھی نہیں سنا نہ پڑھا۔ عرفاً آپ مغل مشہور ہیں۔ مگر آپ نے صراحتہً انکار کیا ہے کہ میں مغل نہیں ہوں چنانچہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ان تمام کلمات الٰہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان مشہور ہوگیا۔ .. معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرزا اور بیگ کا لفظ کسی زمانہ میں بطور خطاب اُن کو ملا تھا۔ جس طرح خان کا نام بطور خطاب کے دیا جاتا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۷۷-۵۷۸)

کسی زمانہ میں کسی مورث اعلیٰ کا سمرقند میں ہونا یہ نہیں ثابت کرتا کہ آپ فارسی الاصل نہ تھے۔ کیونکہ سلطنتوں اور قوموں کے عروج و زوال کے وقت جگہیں عموماً تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ جب حضور خود فرماتے ہیں۔ کہ خدا کے الہام کے سوا میرے پاس اپنے فارسی الاصل ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ پھر آپ اس خاکسار سے ایسی بات کا تاریخی ثبوت اور دلائل کس طرح مانگتے ہیں!!! بے شک غیروں پر یہ بات حجت نہ ہو۔ مگر ہم پر تو ہے۔ بعض ثبوت غیروں کے لئے ہوتے ہیں اور بعض اپنوں کے لئے۔

مہدی کے آنحضرت صلعم کی نسل ہونے سے یہ مراد بھی ہے۔ کہ وہ حضور کا ایسا ہی جانشین ہوگا۔ جیسا کہ بیٹا ہوتا ہے اور دوسرے یہ معنے بھی ہیں کہ اس میں حضور انور کا خون بطور فرزند کے بھی ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ کہ ہماری بعض نانیاں اور دادیاں سادات میں سے تھیں۔ اور سیّدوں کی نسل تو چلی ہی ہے ایک لڑکی کی معرفت۔ رہا آپ کا یہ کہنا۔ کہ اگر مہدی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا روحانی بیٹا مان لیا جائے۔ تو پھر مصلح موعود بھی روحانی بیٹا غیر از نسل حضرت مسیح موعودؑ ہوسکتا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے حضور کے تخم اور حضور کی ذریت اور حضور کی نسل اور ۹ سال میعاد کے اتنے تاکیدی الفاظ موجود ہیں۔ کہ وہ ہم کو ادھر اُدھر ہلنے نہیں دیتے۔ باقی رہا تحفہ شہزادہ ویلز میں حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ ذکر کہ حضرت مسیح موعود کا ایک بیٹا آئندہ کسی وقت ہوگا۔ اس عقیدہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے رجوع فرما لیا ہے۔ اور اس عہدہ کا خود ہی دعویٰ کیا ہے۔ جو امید ہے۔ کہ آپ تک پہنچ چکا ہوگا۔ اصل میں مہدی کی احادیث اتنی مخدوش اور رطب و یابس ہیں۔ کہ شیعوں سے تو ان کی بنا پر بحث ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کو پہلے قرآن کی طرف لانا چاہیئے۔ کہ ہمارے ہاتھ میں آیا کوئی ایسی مستند اور لاریب فیہ کتاب بھی موجود ہے جس پر ہم اپنا ایمان منحصر کر سکیں۔ اگر وہ قرآن کو ایسی کتاب مان لیں۔ تو آگے راستہ صاف ہے۔ اور اگر وہ قرآن کو نہ مانیں۔ تو پھر صرف عقل سلیم سے ان کے ساتھ بحث کریں۔ کہ غیب خداوندی اور تائید و نصرت الٰہی آج کس جماعت کے شامل حال ہیں اور عملی طور پر کونسی جماعت ایمان اور عمل صالح میں دنیا میں ممتاز نظر آتی ہے۔ نیز ان کو دعا سے ہدایت طلب کرنیکی تحریص دیں۔ اور جو بدقسمت کچھ بھی نہ مانے اور ضد کرے۔ اُسے مباہلہ مندرجہ حقیقۃ الوحی کی دعوت دیں۔ جو صرف یکطرفہ اور قطعی ہے۔ اس میں کسی احمدی فرد یا جماعت کو فریق مقابل بننے کی ضرورت نہیں۔

ایک شیعہ کو تو آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح حضرت علیؓ "اہلبیت" بن گئے تھے بسبب داماد ہونے کے اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی بسبب داماد ہونے کے اور فاطمہ کی ایک بیٹی سے شادی کر لینے کے حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں۔ جو بات ایک امام کے لئے اہل بیت بننے کا موجب ہے۔ وہی دوسرے امام کے لئے بھی ہوسکتی ہے۔

(۳) اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ

اس میں آپ کا سوال ہے کہ اماتہ اللہ مائۃ عام میں موت کے معنی بغیر خاص قرینہ کے نوم کیسے لئے جا سکتے ہیں؟ سو یاد رکھیں کہ لفظ توفّی کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہاں ہمیشہ معانی موت کے ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ قرینہ نوم کا ہو۔ لیکن لفظ موت کے تو لغوی معنے نیند کے موجود ہیں۔ پس یہاں خاص قرینہ کی ضرورت نہیں۔ آپ نے توفّی اور موت کی لغت کو گڈمڈ کر دیا۔ موت بمعنی بیہوشی یا نیند یا قریب المرگ ہونے کے بغیر کسی قرینہ کے ان آیات میں آیا ہے۔ (۱) ثم بعثناکم من بعد موتکم (۲) واُحیی الموتٰی باذن اللہ۔ اسی طرح لنجعلک اٰیۃً للنّاس میں آیت کے معنے صرف نشان کے ہیں۔ اگر وہ شخص اکیلا جنگل میں سو برس مرا بھی پڑا رہا۔ اور کسی نے اسکو نہ مرتے دیکھا نہ زندہ ہوتے۔ پھر بھی وہ آیت کس طرح بن سکتا ہے؟ آیت تو تب بنیگا۔ جب وہ لوگوں کو جا کر یہود کے احیائے ثانی کی پیشگوئی سنائیگا۔ اور جب وہ پیشگوئی پوری ہوگی تب وہ ایک نشان ٹھہرے گا۔ اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بھی جب ہی موزون ہے جب وہ سو برس مُردہ پڑا رہا ہو۔ حالانکہ قوموں کا دوبارہ زندہ ہونا محض ایک فرد کے دوبارہ زندہ ہونے سے نہایت درجہ عظیم الشان قدرت کا نشان ہے۔

افسوس کہ بیماری اور ضعف دماغ کی وجہ سے نیز اخبار میں جگہ کم ہونے کیوجہ سے میں زیادہ تفصیل سے نہیں لکھ سکا۔ اور اشاروں پر اکتفا کی ہے ؛؛

چھبیسواں ۲۶ یوم وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات گرامی کی تعمیل میں پچیس ۲۵ "ایام وقار عمل" منا چکی ہے۔ جن میں خدام اور اطفال کے علاوہ انصار بھی شریک ہوتے رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا تو انشاء اللہ چھبیسواں ۲۶ یوم وقار عمل ۲۶ ماہ حال کو جمعہ کے روز صبح ساڑھے سات بجے باب الانوار سے قادر آباد کو جانیوالی سڑک پر منایا جائے گا۔ یہ ساری کی ساری سڑک جو اب خدا کے فضل سے تکمیل کے قریب ہے مجلس خدام الاحمدیہ وقار عمل کے ذریعہ سے تیار کی ہے۔ مجلس توقع رکھتی ہے۔ کہ اراکین مجلس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ زعمائے خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ تاکہ اس دن کوئی خادم غیر حاضر نہ رہے ؛ خاکسار ظہور احمد مہتمم وقار عمل

نتیجہ امتحان اخلاقِ احمدؐ و شمائلِ احمدؐ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالِ ہفتم کا پہلا امتحان جس کا نصاب اخلاق احمد و شمائل احمد مقرر تھا۔ مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۲۳ھ کو ہُوا تھا۔ احباب کی خدمت میں نتیجہ پیش ہے۔ بحیثیت مجموعی مجلس خدام الاحمدیہ شملہ کا نتیجہ سب سے اچھا رہا ہے۔ اور خدام الاحمدیہ لاہور کا امیدواروں کی شمولیت اور کامیابی کی نسبت ہر دو لحاظ سے سب سے کم جو بہت ہی قابل افسوس ہے۔ امتحان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں

تاریخ انعقاد ۲۳ شہادت ۱۳۲۳ھش

کل تعداد امیدواران ۲۳۸

تعداد کامیاب امیدواران . . . . ۲۲۰ (قریباً ۹۳ فیصدی)

تعداد خواتین ۶۱

کل امیدواران میں اوّل۔ ملک فتح محمد صاحب دارالبرکات ۴۶/۵۰

" " دوم غلام محمود صاحب حیدرآباد دکن ۴۵/۵۰

خواتین میں اول۔ سیدہ مبارکہ بخاری صاحبہ ۴۴/۵۰

اگلا امتحان ــــــ نظامِ نوؔ ــــــ ۲ وفا/جولائی ۱۳۲۳ھ/۱۹۴۴ء

خلیل احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

خان محمد صاحب ۴۶/۵۰
محمد اسلم صاحب ۳۷
غلام احمد صاحب بدوملہوی ۲۱
غمیم یوسف صاحب ۱۹
محمد لطیف صاحب گجراتی ۴۲
محمد احمد صاحب حیدرآبادی } ۳۳
نجم الدین صاحب ۳۰
محمود احمد صاحب ۴۰
محمد علی صاحب ذون ۳۴
منیر احمد صاحب ۴۰
محمد شریف صاحب ۳۵
مصباح الدین شریف صاحب } ۲۸
ملک اکمال الدین صاحب ۲۲
محمد حسین صاحب ۳۲
احمد حسین صاحب ۳۰
محمد احمد صاحب پانی پتی ۴۱
رفیق احمد صاحب ۳۰
محمد ادریس صاحب ۳۵
غلام سرور صاحب ۴۰
منظور احمد صاحب ۳۷

دارالشیوخ

دین محمد صاحب ۲۶

محمد جمیل صاحب ۳۷
نذیر احمد صاحب ۱۷
کریم بخش صاحب ۴۲
محمد الدین صاحب ۳۲
مبارک احمد صاحب شاہ پوری ۳۶
غلام نبی صاحب ۲۲
شبیر حسین صاحب ۳۴
محمد صدیق صاحب ۳۵

مسجد مبارک

عبد الباسط صاحب ۲۳

دارالرحمت

ہارون رشید صاحب ۳۰
مسعود احمد صاحب ناصر ۲۴

دارالفضل

نصیر احمد صاحب ۱۷
اخوند فیاض احمد صاحب ۴۲
سعید احمد صاحب ۲۳
چوہدری محمد شریف صاحب ۳۴
مولوی حنیف احمد صاحب ۳۰

دارالبرکات

سید انور احمد صاحب شریفی } ۳۶
ملک فتح محمد صاحب ۴۶

مسجد اقصیٰ

سید سعید احمد صاحب ۳۵

دارالانوار

حسین الہیٰ امین صاحب ۴۲

ناصر آباد

محمد اسمٰعیل صاحب قریشی ۳۶

مسجد فضل

حافظ بشیر احمد صاحب (نابینا) ۲۰

دارالفتوح

عبد الرحیم صاحب ۲۳

دارالعلوم

محمد صدیق صاحب ۳۹
محمد زاہدی صاحب ۳۳
بشارت احمد صاحب ۳۰

لجنہ اماء اللہ قادیان

استانی فاطمہ بیگم صاحبہ ۲۴
امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۲۰
صالحہ اختر صاحبہ ۲۷
مبارکہ شوکت صاحبہ ۲۷
مریم صدیقہ صاحبہ ۴۳
امۃ السلام صاحبہ ۳۱
امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ ۴۰
امۃ المجید صاحبہ ۱۹
امۃ النصیر بیگم صاحبہ ۱۷
حبیب اختر صاحبہ شرما ۳۶
عابدہ عفت صاحبہ ۳۰
مشتاق اختر صاحبہ ۱۷

امۃ اللہ صدیقہ صاحبہ ۳۱
صفیہ بیگم صاحبہ ۳۶
امۃ العزیز صاحبہ ۳۳
امۃ الرشید صاحبہ ۳۵
نفیسہ اختر صاحبہ ۲۶
ناصرہ بیگم صاحبہ ۳۰
سکینہ خانم صاحبہ ۳۶
بلند اختر صاحبہ ۲۹
مدراقت ثریا صاحبہ ۲۹
حمیدہ رقیہ بانو صاحبہ ۲۲
صغرا بیگم صاحبہ ۴۲
صفیہ ثاقب صاحبہ ۳۵
سعیدہ بیگم صاحبہ ۳۸
مبارکہ بیگم صاحبہ ۳۸
سیدہ ثریا جبین صاحبہ ۲۰
امۃ الحمید صاحبہ ۲۹
حمیدہ عفت صاحبہ ۴۰
سلیمہ ساجدہ صاحبہ ۳۵
سعیدہ بیگم صاحبہ ۲۷

دارالبرکات شرقی

ناصرہ بیگم صاحبہ ۳۶
حمیدہ بیگم صاحبہ ۳۹
عطیہ بیگم صاحبہ ۴۱

پوپلہ مہاراں

ام کلثوم صاحبہ ۳۶

گنجام اڑیسہ

مسز زینب حسن صاحبہ ۴۱

امروہہ گیا

آنسہ صوفیہ خاتون شہناز ۴۳

ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ

سیدہ قمر اسلام صاحبہ ۱۶
اقبال بیگم صاحبہ ۱۷
نیاز بیگم صاحبہ ۲۲
رضیہ بیگم صاحبہ ۳۷
سیدہ امۃ السلام صاحبہ ۲۹
بشریٰ بیگم صاحبہ ۳۱

شملہ

ملک سعادت احمد صاحب ۴۰
چوہدری فیض عالم صاحب ۴۴
" عبد المجید صاحب ۴۳
ڈاکٹر شاہ محمد صاحب ۴۳
چوہدری سردار احمد صاحب ۳۶
" مبارک احمد صاحب ۳۰

کریام ضلع جالندھر

ماسٹر فضل احمد خان صاحب ۴۳
چوہدری ظہور الدین احمد صاحب ۴۳
" محمد احمد خان صاحب ۱۸
" عبد الغنی صاحب ۳۴
نعمت خان صاحب ۱۸

سکندر آباد دکن

عبد القادر صاحب ۴۰
سیٹھ علی محمد صاحب ۲۵
" یوسف احمد صاحب ۲۳
قاضی محمد رشید صاحب ۴۴
ہاجرہ بانو صاحبہ ۳۵
امۃ الحفیظ صاحبہ ۲۷

کھوڑبکا ضلع ملتان

چوہدری مہتاب الدین صاحب ۴۹
عبد الرحیم صاحب ۲۰

بمبئی

چوہدری نواب الدین صاحب ۲۶
شیخ محمد شریف صاحب ۴۰
محمد یاسین صاحب ۴۲
سیٹھ عبد اللطیف صاحب ۳۵
ملک محمد اشرف صاحب ۳۰
حفیظ الرحمٰن صاحب ۳۱

گوجرانوالہ

منیر احمد صاحب ۴۰
محمد اسمٰعیل صاحب ۴۳

دانہ زیدکا

چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۸
شریف احمد صاحب ۲۴
محمد شفیع صاحب ۱۷
ماسٹر نصر اللہ خان صاحب ۳۴

آسن سول بنگال

عبد الحق صاحب ۳۰
محمودہ بیگم صاحبہ ۲۴
خورشیدہ بیگم صاحبہ ۱۹

بنگہ ضلع جالندھر

صوفی محمد ابراہیم صاحب ۲۹
میاں کمال الدین صاحب ۲۸
" جلال الدین صاحب ۲۴
" محمد صدیق صاحب ۲۳
" تاج دین صاحب ۲۸

سیالکوٹ شہر

محمد اقبال صاحب ۳۵
کرم الٰہی صاحب ۳۷
حکیم سید عبد الغفور صاحب ۳۲
صوفی خدا بخش صاحب ۳۵
بابو عبد المجید صاحب ۳۸

راولپنڈی

محمود احمد صاحب ۲۶
عبد الستار صاحب ۴۲
محمد حنیف صاحب ۲۵
شیخ عنایت اللہ صاحب ۴۳
بابو نیاز احمد صاحب ۴۱
عبد الرشید صاحب ۴۰
رول نمبر ۱۵۹ ۳۹

کراچی

چوہدری فضل احمد صاحب ۴۷
بابو احمد جان صاحب ۳۹
بشیر احمد صاحب ۲۷
محمود احمد صاحب ۲۴
منیر احمد خان صاحب ۳۱
خورشید احمد صاحب ۳۲
بشیر الدین صاحب ۳۵

ملتان

منظور احمد صاحب ایاز ۳۴
عبد الماجد صاحب ۳۹
منیر احمد خان صاحب ۲۵
بشیر احمد صاحب ۲۹
محمد عبد السمیع صاحب ۲۸
حمید احمد خان صاحب ۴۳

حیدرآباد دکن

عزیزہ بیگم صاحبہ ۱۸
صالحہ بیگم صاحبہ ۳۳
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۴۱
امۃ الرشید بیگم صاحبہ ۳۵
سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۳۷
سکینہ بیگم صاحبہ ۱۷
حبیبہ بیگم صاحبہ ۱۹
غلام محمود صاحب ۴۵ دوم
خلیل احمد صاحب ۳۴
سجاد حسین صاحب ۲۰
میر افتخار احمد صاحب ۴۱
سید اکرم صاحب دانقلال ۴۶

دہلی

چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ۲۸
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ۴۳
محمد مصباح الدین احمد صاحب ۲۷
شیخ رحمت اللہ صاحب ۳۰
خواجہ محمد عبد الغنی صاحب ۳۱
حسن محمد خان صاحب ۴۴
مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی ۴۱
مسعود احمد شاہ صاحب بخاری ۳۱
سیدہ مبارکہ صاحبہ ۴۴ اول
سعیدہ بیگم صاحبہ ۲۰
ملک محمد اکبر صاحب ۱۷
خورشید جمال بیگم صاحبہ ۴۹

انبالہ شہر

بابو علی محمد صاحب ۲۹
محمد علی صاحب نثار ۳۴

کوئٹہ

میاں بشیر احمد صاحب ۳۶
قاضی شریف الدین صاحب ۲۴
مرزا محمد فضل صاحب ۳۹
صوفی عبد الرحمٰن صاحب ۲۶
کریم بخش صاحب ڈار ۲۲
احمد الدین صاحب ۳۴
محمد اقبال صاحب ۳۶
خواجہ منیر احمد صاحب ۳۶
عبد الکریم صاحب خالد ۳۸
عبد الوحید خان صاحب ۴۲

لاہور

میاں وحید الدین صاحب سول لائن ۲۱
لطف الرحمٰن صاحب ۲۹
میاں مجید احمد صاحب دہلی گیٹ ۲۲

عبد الرشید صاحب قریشی بھاٹی گیٹ ۴۰
محمد عبد اللہ صاحب سول لائن ۳۷
خورشید احمد صاحب بھاٹی گیٹ ۳۹
فیروز محی الدین صاحب چابکسوار ۲۵
سلطان محمود صاحب شاہد دہلی گیٹ ۱۹
عبد الحمید صاحب " ۱۷
شیخ عبد اللطیف صاحب اسلامیہ پارک ۱۰
" عبد اللہ صاحب " ۱۹
چوہدری غلام احمد صاحب " ۲۷
" عبد الستار صاحب " ۲۶
غلام محمد صاحب پرویز گنج ۱۷
مبارک احمد صاحب " ۱۷
شیخ نذیر احمد صاحب " ۱۷

امرتسر

ملک عبد السمیع صاحب ۴۲
" محمد مستقیم صاحب ۳۶
قاضی مظہر محمود صاحب ۲۹
امۃ الباری صاحبہ ۳۲
میاں محمود احمد صاحب ۴۰

تہال ضلع گجرات

سکینہ بی بی صاحبہ ۲۳

والٹن سکول لاہور

جمیل احمد صاحب اکبر ۳۷
محمود احمد صاحب ۳۳
سید محسن شاہ صاحب ۳۳
محمد اکمل صاحب ۲۹

لکھنؤ

منصور احمد صاحب قریشی ۲۷
سلطان احمد خان صاحب ۲۵

کھاریاں

مبارکہ بیگم صاحبہ ۲۷

پریلی

ناصرہ خاتون صاحبہ ۴۰

رول نمبر ناکامیاب امیدواران

۳۴۶ مسجد مبارک ۹۰
اسکندر آباد ۱۲۲ دانہ زیدکا
لاہور ۲۳۶ - ۲۴۰ - ۲۴۱
۲۴۵ - ۲۵۴ - ۲۵۵
۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸
۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۲
۲۶۴ - انبالہ ۲۲۴ - ۲۲۴

ــ اگلا امتحان ــ

نظامِ نوؔ - ۲ جولائی ۱۳۲۳ھ

395

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

۷۳۸۶ منکہ محمد الدین ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی موضع دولت پور ڈاکخانہ سدھانوالی تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے میرے والد صاحب زندہ ہیں اسوقت میری ماہوار آمدنی تنخواہ و قحط الاؤنس مبلغ -/۸/۲۳ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد الدین مدرس سکرٹری مال موضع دولت پور تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دولت پور۔ گواہ شد:- شیر محمد احمدی دولت پور۔

۷۳۸۴ منکہ مالی لوہار ولد رحیم بخش صاحب قوم لوہار پیشہ مزدوری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان جس کا رقبہ اڑھائی مرلہ ہے۔ اور اسکی موجودہ صورت میں اندازاً قیمت مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے۔ اور میرے استعمال کے اوزار ہیں۔ ایک آہنی آئرن دو عدد دوال دو عدد ہتھوڑے جن کی قیمت اندازاً پچاس روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بقائمی ہوش وحواس کرتا ہوں۔ یہ میری واحد ملکیت ہے۔ اسمیں کسی دوسرے کا حصہ نہیں ہے مجھے آجکل سوا دو روپیہ یومیہ مزدوری ملتی ہے۔ مزدوری کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ ان کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد:- مالی لوہار سکنہ ننگل۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- عزیز دین۔ گواہ شد:- اللہ دتہ امام الصلوٰۃ۔

۷۳۵۵ منکہ شاہ دین ولد چوہدری محمد علی قوم راجپوت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن موضع شکار ماچھیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ آئندہ اگر میری کوئی جائیداد ہوئی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری سالانہ آمد تخمیناً تین سو روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اس آمد کے حصہ وصیت کی ادائیگی فصل وار مقامی سیکرٹری بیت المال کی معرفت ادا کرتا رہونگا۔ العبد:- شاہ دین حال محمود آباد اسٹیٹ کنری سندھ گواہ شد: حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف سنوری محمود آباد اسٹیٹ سندھ۔ گواہ شد:- (ڈاکٹر) احمد دین کنری سندھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

محاذ کوہیما ۱۷ مئی - معلوم ہوا ہے کہ جاپانی اس محاذ پر ایسے آہنی مورچے استعمال کرتے ہیں۔ جن پر نہ گولی اثر کرتی ہے۔ اور نہ بمباری ہو سکتی ہے۔ سپاہی اندر ہی سوتے۔ نہاتے۔ کھاتے۔ پیتے اور لڑتے ہیں۔ اور اپنے سے کئی گنا زیادہ فوجوں کا کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ہفتے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ چھ فٹ زمین کھود کر ان مورچوں کو فٹ کیا جاتا ہے۔

دہلی ۱۷ مئی - حکومت برطانیہ ایک شاہی کمشن مقرر کر رہی ہے جو بنگال کے گزشتہ قحط کی وجوہات کی تحقیقات کرے گا۔ اور آئندہ ایسے حالات کے اعادہ کو روکنے اور ہندوستان میں خوراک کی حالت کو بہتر بنانے کی تدابیر و تجاویز پیش کرے گا۔

لنڈن ۱۷ مئی - سرکاری اعداد و شمار کے مطابق جرمن بمباری سے برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ میں اب تک ۱۴ ہزار گرجے۔ خانقاہیں۔ راہب خانے اور دیگر مذہبی عمارتیں برباد ہو چکی ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ مئی - صدر روزویلٹ نے روس اور برطانیہ کے امریکن سفیروں کو بعض ضروری امور میں مشورہ کے لئے یہاں بلایا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی - فرانس کی مشاورتی کمیٹی نے فرانسیسی لبریشن کمیٹی کو فرانس کی عارضی گورنمنٹ کی حیثیت دینے کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ کمیٹی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اتحادی ممالک کے ساتھ بات چیت کر سکتی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ مئی - نیویارک ڈیلی نیوز کے ایڈیٹر پر اس الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ اس نے پرل ہاربر پر جاپانی حملہ سے پیشتر جاپانیوں کے لئے جاسوسی کی۔ اور جاپانی حکام کے ساتھ ساز باز کی مگر فیڈرل جیوری نے اسے بری کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ نے یروشلم میں اپنا قونصل خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

دہلی ۱۷ مئی - بہار کے بعض کانگرسی نظر بندوں کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں اپیل پیش کی ہے۔ نظر بندوں کے وکلاء نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ نظر بندوں کے متعلق آرڈیننس خلاف قانون ہے۔ اور وائسرائے کو ایسا آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار ہی نہیں۔ نظر بندی فیڈرل معاملہ نہیں۔ بلکہ صرف صوبائی ہے۔ اور گورنر جنرل کو صوبائی امور کے متعلق آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار نہیں۔

زیورچ ۱۷ مئی - ہالینڈ کے جرمن حکام نے عوام کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ایک لمحہ کے نوٹس پر شہروں کو خالی کر دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور جب انہیں نکلنے کا حکم ملے۔ تو صرف ایک روز کی خوراک، ایک کمبل، اور کم سے کم کپڑے اپنے ساتھ لے جائیں۔

لنڈن ۱۷ مئی - معلوم ہوا ہے کہ اتحادیوں کے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہٹلر نے مارشل رنسٹڈٹ کو کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ مارشل رومیل کا مقام اس سے نیچے ہوگا۔

لنڈن ۱۷ مئی - اٹلی کے سابق وزیر ٹیلیگراف کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اس الزام کے ماتحت مقدمہ چلے گا۔ کہ اس نے اپنے دور اقتدار میں فوجوں میں غلط پروپیگنڈا کیا۔

لنڈن ۱۷ مئی - معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ جنگ کے بعد تمام جرمن فوج کو جنگی قیدی بنا لیا جائے۔ مگر امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں نے اس کی تائید نہیں کی۔

لنڈن ۱۷ مئی - مارشل ٹیٹو کی فوجیں اب تک یوگوسلاویہ کا قریباً نصف علاقہ جرمنوں سے آزاد کرا چکی ہیں۔ اور امید کی کی جاتی ہے۔ کہ یورپ میں دوسرا محاذ قائم ہوتے ہی وہ بھی جارحانہ حملہ شروع کر دیں گی۔

کلکتہ ۱۷ مئی - ایک اخباری نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اسے گاندھی کیمپ جو ہوسے یہ خبر ملی ہے۔ کہ گاندھی جی مئی کے آخر میں اپنا بیان شائع کریں گے۔ اور اس کا اثر یہ ہوگا کہ جون کے وسط تک ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبر جیل سے رہا کر دئے جائیں گے۔

بمبئی ۱۷ مئی - گاندھی جی کے پرائیویٹ سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ملک میں خوراک کی صورت حالات کو حل کرنے کیلئے گاندھی جی نے کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا۔ ہاں صحت کے بعد اگر انہیں دوبارہ نظر بند نہ کر دیا گیا۔ تو وہ ملک کی صورت حالات کا مطالعہ کریں گے۔

چنگنگ ۱۷ مئی - وسطی اور جنوبی چین میں چینی فوجیں جاپانیوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ چینیوں نے ہانکو ہانگن ریلوے کو قطع کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی - یہاں جو یوگوسلاوی گورنمنٹ ہے۔ اس میں انتشار پیدا ہو گیا ہے بعض افسر مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور وزیر اعظم کے مستعفی ہونے کی توقع ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی - اٹلی کے جنگ کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ کل گھمسان کی لڑائی کے بعد دریائے ریپیڈو کے مغربی کنارے اور کیسینو کے نیچے کی طرف آٹھویں فوج نے بعض اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ بالائی حصہ میں یہ حالت ہے کہ ایک جگہ کبھی اتحادیوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی دشمن کا۔ تاہم دشمن کو ان تمام چوکیوں سے نکال دیا گیا ہے۔ جو گسٹاف لائن کا بچاؤ کرتی ہیں۔ لیاری کی وادی کے دوسری طرف جرمن مزاحمت کا زور بالکل ٹوٹ چکا ہے۔ اس وادی میں سامان جنگ دھڑا دھڑ پہنچ رہا ہے۔ فرانسیسی دستوں نے آسونیا سے بڑھ کر ایک ایسے ٹیلہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو سپیریا کے شہر سے صرف $2\frac{1}{2}$ میل کے فاصلہ پر ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی - نوآبادیات کے بڑے وزیروں کی جو کانفرنس یہاں ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اپنی طرز کی پہلی کانفرنس تھی جو آغاز جنگ کے بعد منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں روس اور چین کی فوجوں کی بہادری کی بہت تعریف کی گئی۔ اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ جب تک دشمن کو مکمل شکست نہیں دیجاتی۔ سب اتحادی پوری قوت اور ہمت سے لڑینگے۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس وقت جو ممالک جرمنی کے قبضہ میں ہیں۔ ان کو جنگ کے بعد جمہوری طرز کی حکومتیں قائم کرنے کا اختیار دیا جائیگا۔ اور جنگ کے بعد دنیا میں مستقل امن و امان قائم رکھنے کیلئے تمام دنیا کی ایک ایسی آرگنائزیشن قائم کی جائے۔ کہ جس کے پاس ظلم کو دبانے کے لئے کافی طاقت ہو۔

دہلی ۱۸ مئی - کوہیما کے علاقہ میں اتحادی فوجوں نے جن نئی جگہوں پر قبضہ کیا ہے۔ وہاں وہ مضبوطی سے پاؤں جما رہی ہیں۔ ابھی تک جاپانیوں نے کوئی جوابی حملہ نہیں کیا۔ جن چینی فوجوں نے دریائے سالوین کو پار کر کے برما کی سرحد پر حملہ کیا تھا۔ وہ دریائے سالوین کے مغرب کی طرف برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

لاہور ۱۸ مئی - پنجاب کے نئے وزیر سر محمد جمال خان لغاری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جہانتک صوبہ کے اندرونی نظم و نسق کا تعلق ہے